رمضان مبارک کے لئے تیاریاں

از قلم

سید اظہار اشرف جیلانی

مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

کتاب	:	رمضان المبارک کے لئے تیاریاں
تالیف	:	سید اظہار اشرف جیلانی مدظلہ العالی
پروف	:	
ناشر	:	مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان
قیمت	:	
تاریخ	:	2023

فہرست

رمضان مبارک کے لئے تیاریاں

رمضان مبارک وہ عظیم بابرکت مہینہ ہے کہ جس کے لئے تیاری کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، ہم جب بھی کوئی نیا کاروبار شروع کرتے ہیں تو اُس کے لئے تیاریاں کرتے ہیں، بہت سی چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں ،بہت سے منصوبے بناتے ہیں ،ایسے لوگوں سے مشورے لینا پسند کرتے ہیں کہ جن کو اُس کاروبار کے متعلق کوئی نہ کوئی معلومات ہوتی ہے، پھر ہم کہیں جاکر اُس کاروبار کا آغاز کرتے ہیں۔اگر ایسے ہی کاروبار کا آغاز کردیا جائے تو عمومی طور پر نقصان کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔اسی طرح رمضان المبارک میں نیکیوں کا کاروبار کرنے کے لئے پہلے سے کچھ ایسے منصوبے بنانے ہوتے ہیں، کچھ ایسی چیزیں اپنی زندگی کے شب و روز میں شامل کرنی ہوتی ہیں جن کی مدد سے ہماری کوئی بھی نیکی ضائع نہ ہوسکے اور نیکیوں کی "Quality" میں ایک الگ ہی نکھار پیدا ہوسکے تاکہ ہماری نیکیاں قابل قبول یعنی "Acceptable" ہی ہوں، جس کی وجہ سے ان اہمیت بڑھتی چلی جائے اور ہم اس ماہِ مبارک میں اپنے خالق کی عبادت کا حق ادا کرسکیں۔

خالق کائنات، پروردگار عالم کا مسلمانوں پر خاص احسان و کرم ہے کہ اُس نے ہمیں ایسا شاندار، عظمت ورحمت والا مہینہ عطا فرمایا کہ اُس میں ایک نیکی کا ثواب کئی گناہ بڑھا کر عطا کیا جاتا ہے۔یعنی عبادات اور بندگی کے اظہار کے معاملے میں ہمیں فائدہ ہی فائدہ حاصل ہوگا۔نقصان کا بہت کم اندیشہ ہے تو پھر ہمیں چاہیے کہ اِن آنے والے لمحات کو غنیمت جان کر اس کے لئے خوب تیاریاں کریں اور جب یہ مہینہ ہم پر سایہ فگن ہوجائے تو ہم اس کے احترام کا اچھے سے اچھا اظہار کرسکیں۔

اس مختصر سے کتابچہ کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس عظیم ماہِ مبارک کی تیاری کرنے کا بھرپور حق ادا کریں اور کسی بھی انداز سے میرے مسلمان بھائی ہے نزدیک میری طرف سے کوئی کوتاہی یا کچھ کمی رہ گئی ہو تو میری اصلاح ضرور کیجئے۔

اللہ رب العزت ہمیں اس ہمیں کی عظمت کو جاننے اور اس مہینے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

کسی بھی کام کا آغاز اگر اچھا ہو تو اُس کام میں نکھار خود بخود ہی نظر آنے شروع ہو جاتا ہے۔یاد رکھیں ہماری تمام عبادات کا ہمارے دل سے خاص تعلق ہوتا ہے، اگر اس میں کوئی بھی خدا کی نہ پسندیدہ چیز موجود ہوگی تو اُس خالق کی پسند کی عبادت ہم نہیں کر سکتے تو کوشش کریں کہ اپنے دل کو پاک اور صاف کریں، اس میں کسی قسم کی کوئی بھی عداوت، نفرت اور حسد موجود ہے تو پہلے اُس کو دل سے نکالنے کی کوشش کریں، اگر کسی نے آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی ہے تو اُس کو معاف کر دیں، یا پھر اگر آپ کی ذات سے کسی کو کوئی تکالیف پہنچ گئی تھی تو پہلے اُس سے معافی مانگلیں، اُسے گلے سے لگالیں۔اور اگر کسی کے بھی حقوق میں کوئی کمی یا کوتاہی ہو گئی ہو تو اُس کو پورا کرنے کی بھر پور کوشش کریں، اگر آپ کی نیت اچھی ہوگی تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں بہت سی آسانیاں پیدا کر دے گا، آپ کا اور نیکیاں کرنے کا دل چاہے گا، اور عبادت اور بندگی ایک الگ ہی حسن آپ کی زات سے ظاہر ہو گا، یاد رکھیں کہ خالق کو ہماری کسی بھی عبادت کی ضرورت نہیں لیکن ہمیں اپنے خالق سے تعلق کو قائم کرنے کی اَشد ضرورت ہے، وہ عظیم خالق ہم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ کچھ نہ کیے بغیر بھی ہم پر اتنی عنایات کی ہوئیں ہیں جن کا شمار ناممکن ہے، تمام غلطیوں اور نافرمانیوں کے باوجود مغفرت کے دروازے بڑی شان سے ہمارے لیے کھولے ہوئے ہیں۔اور پھر رمضان کے موسم میں تو اُس کی نوازنے کی ایک الگ ہی شان ہوتی ہے۔

☆جس طرح بارش کا ایک موسم ہوتا ہے اور اس میں ہر چیز نشو و نما پاتی ہے اسی طرح یہ "رمضان المبارک" نیکیوں کا وہ عظیم موسم ہے کہ جس میں ہر نیک اور صالح عمل نشو نما پاتا ہے اور اس میں نیکیوں کی ترقی کے بے شمار مواقع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں ہیں۔ آدمی جس قدر روحانی ترقی کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

☆نیکیوں میں آسانی:

اس ماہِ مبارک میں ہر آدمی کی نیکی دوسرے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ہر آدمی دوسرے کے لئے روزے رکھنے میں مددگار ہوتا ہے۔عام دنوں میں روزہ رکھ کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اس میں کتنی شدّت پائی جاتی ہے کیونکہ عام دنوں میں کوئی بھی آدمی روزے رکھنے میں دوسرے کا مددگار نہیں ہوتا، لیکن رمضان میں یہ کیفیت نہیں ہوتی۔کیونکہ پورا معاشرہ ایک حالت میں ہوتا ہے۔ہر طرف روزہ رکھنے کا اہتمام کیا جاتا، اکثر لوگ روزے سے ہوتے ہیں اسی لئے کھانے، پینے کی جگاہیں، بند ہوتی ہیں۔کام کرنے کے اوقات کم کر دیے جاتے ہیں۔عبادات کا گھر گھر اہتمام کیا جاتا ہے۔ قرآنِ پاک سُننے، اور سنانے مساجد کے علاوہ گھروں پر، ہال وغیرہ پر بڑی شان سے اہتمام کیا

جاتا۔ اکثر عبادت نہ کرنے والے بھی ان دنوں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی عبادت کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ عبادت کرنے آسانی ہی آسانیاں نظر آتی ہیں۔

☆شیطان کا جکڑ لیا جانا:

رمضان کی آمد پر شیاطین کا باندھا جانا دراصل اس بات کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک غافل مسلمان بھی رمضان کا آغاز ہوتے ہی اپنی خواہشات نفس پر وہ پابندیاں قبول کر لیتا ہے جو پابندیاں عام زمانے (یعنی رمضان کے علاوہ) میں اسے قبول کرنے میں مشکل پیش آتی ہے لیکن دنوں میں بھی کچھ لوگ غفلت کا شکار نظر آتے ہیں، ایسا کیوں ہوتا ہے؟؟۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ شیطان پوری سال میں گیارہ مہینے اُن کو بھکا بھکا کر اُن کی عادات میں نمازوں کو چھوڑنا، بدکلامی کرنا اور دوسرے تمام بُرے افعال میں شامل کر چکا ہوتا ہے اور اُسے ایک مہینے بھکانے کا موقع نہیں ملتا تو وہ لوگ اپنی عادت سے مجبور ہو کر اُسی طرح بُرے افعال کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کے اس کرم سے فائدہ اُٹھائیں، شیطانی افعال و کردار سے بچنے کی پہلے سے ہی کوشش کریں تاکہ شیطانی افعال سے بچنا ممکن ہو سکے۔

☆روزے کی غیر معمولی فضیلت و مقبولیت

اللہ تعالیٰ روزے کی بے حد و حساب جزا دے گا۔ جتنے گہرے جذبے اور اخلاص کے ساتھ آپ روزہ رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کا جتنا تقویٰ اختیار کریں گے، روزے سے جتنے کچھ روحانی و دینی فوائد حاصل کریں گے اور پھر بعد کے دنوں میں بھی ان فوائد کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی جزا بڑھتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کی اس غیر معمولی فضیلت اور مقبولیت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ روزہ دار اپنی شہوات نفس اور کھانے پینے کو صرف اللہ ہی کی خاطر چھوڑتا ہے، پھر دیکھے وہ خالق اُسے آخری میں بے حد و حساب اجر سے نوازے گا۔

☆روزہ برائیوں کے مقابلے میں آدمی کی ڈھال ہے:

روزہ کے ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ انسان کو برائیوں سے بچانے والی ڈھال بن سکتا ہے۔ جس طرح دشمن کا وار ڈھال پر رُک جاتا ہے اسی طرح برائی کا کوئی موقع پیدا ہونے پر اگر ایک شخص یہ خیال کر لے کہ وہ روزے سے ہے تو وہ اُس برائی سے بچ جاتا ہے، اس کا روزہ اس کے لیے برائی کے مقابلے میں ڈھال کے بمنزلہ ہے۔ اس ڈھال کو مضبوط بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی خود بدکلامی نہ کرے، خود کسی کو برا نہ کہے اور خود کسی سے نہ لڑے۔ دوسرا شخص اگر اس سے لڑنے کو آئے تو اس سے کہے کہ بابا میں تو روزے سے ہوں۔ اگر تم گالی دو گے تو میں

نہیں دوں گا۔ اس طرح یہ ڈھال اس قدر مضبوط ہو جاتی ہے کہ آدمی کو ہر برائی سے بچا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی خود لڑائی کا کوئی بھی پہلو نکالتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے خُود اپنی اُس ڈھال میں شگافت پیدا کر لیا۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس سے لڑنے کو آیا اور یہ بھی آستینیں چڑھا کر کھڑا ہو گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے وہ ڈھال خود توڑ دیتا ہے۔ تو اب اس ڈھال کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہتا، ڈھال اگر پاس ہو بھی تو اُلٹا نقصان ہی پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روزہ رکھ کر اگر کوئی آدمی کسی کی بُرائی کا جواب بُرائی سے دے تو پھر اُس کے روزے رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں، روزے کا حقیقی حق یہ ہے کہ آپ کو روزے کا احترام کرتے ہوئے اُس کی برائی کا جواب اچھائی سے دینا ہے یا پھر خاموش رہنا ہے، یاد رکھیں کہ کسی کی کوئی برائی آپ کی اچھائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

☆روزے کا احترام

روزے کے احترام کے لئے انسان پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھ کر اپنے باہمی تعلقات میں اچھے انداز سے پیش آنے کی کوشش کرے، نماز کا باجماعت اہتمام کرے، مسجد میں پابندی کے ساتھ اپنی حاضری کو یقینی بنائے اور کوشش کریں کہ اپنا فارغ وقت مسجد میں ذکر کرتے ہوئے گزارے، دنیاوی کاموں کو صرف ضروریات کی حد تک ادا کرے، کوشش کرے کہ ضروریات کے علاوہ جتنے بھی کام ہیں، اُن سے بچتے ہوئے زیادہ تر وقت خالق کی ریاضت وعبادات میں صرف کرے، تھک جائے تو سوجائے پھر اُٹھ کر احکامات الٰہی بجالانے کی بھرپور کوشش کرے، رمضان المبارک کے مقدس لمحات میں زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے کی کوشش کرے اور خالق کائنات کی اس ارضِ پاک (یعنی زمین) کو اپنی سجدہ گاہ بنالیں تاکہ یہ تمام خلقت آپ کی سجدے کی گواہ بن جائے۔ فضول گفتگو سے حتی الامکان (جتنا ممکن ہو) بچنے کی کوشش کرے۔

☆خصوصیات رمضان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ. (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور وہ جن جو برائی پھیلانے پر کمربستہ رہتے ہیں باندھ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور پکارنے

والا پکارتا ہے کہ اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگ ہیں جو آگ سے بچنے والے ہیں۔۔۔ اور یہ ہر رات کو ہوتا ہے۔(ترمذی ابن ماجہ)

چونکہ اسلامی تقویم کا انحصار قمری مہینوں پر ہے اور قمری مہینے ہلال سے شروع ہوتے ہیں اس لیے اسلام میں ہر مہینے کا آغاز رات سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ماہ رمضان ہلال دیکھنے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر یہاں رمضان کی پہلی رات کے متعلق فرمایا گیا کہ ان میں شیاطین اور برائی اور فساد پھیلانے والے جن باندھ دیئے جاتے ہیں۔

رمضان کی اس خصوصیت کے بارے میں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ اس کا ظہور ساری دنیا میں نہیں ہوتا بلکہ یہ صرف مومنین صالحین کی بستیوں کے اندر ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ(رواہ احمد والنسائی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تم پر روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان (یعنی جنّت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اس میں اللہ کی طرف سے ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ جو اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ بس محروم ہی رہ گیا۔(احمد، نسائی)

برکت کے اصل معنی ہیں افزائش کے۔ رمضان کے مہینے کو مبارک مہینہ اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کے اندر بھلائیاں نشو و نما پاتی ہیں اور نیکیوں کو افزونی نصیب ہوتی ہے۔ اس کے برعکس برائیاں بڑھنے کے بجائے سکڑتی چلی جاتی ہیں اور ان کی ترقی رُک جاتی ہے۔

دوسری بات یہ فرمائی: اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اس سے مراد لیلۃ القدر ہے۔ یعنی وہ رات جس میں قرآن مجید نازل ہوا، جیسا کہ خود قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③(القرآن، سورة القدر 97: 1)

ترجمہ: بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے، اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے، شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول انسانیت کے لیے عظیم الشان خیر کی حیثیت رکھتا ہے اور انسان کے لیے اس سے بڑی کوئی خیر نہیں ہو سکتی۔ اس لیے فرمایا گیا کہ وہ رات جس میں یہ قرآن مجید نازل ہوا ہے ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ دوسرے لفظوں میں پوری انسانی تاریخ میں کبھی ہزار مہینوں میں بھی انسانیت کی بھلائی کے لیے وہ کام نہیں ہوا جو اس ایک رات میں ہوا ہے۔ ہزار مہینوں کے لفظ کو گنے ہوئے ہزار نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اس سے بہت بڑی کثرت مراد ہے۔۔۔ چنانچہ اس رات میں، جو اپنی بھلائی کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس سے لو لگائی اس نے بہت بڑی بھلائی حاصل کر لی۔۔۔ کیونکہ اس رات میں بندے کا اللہ کی طرف رجوع کرنا یہی معنی تو رکھتا ہے کہ اسے اس رات کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر یہ کتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اپنا کلام نازل فرمایا۔ اس لیے جس آدمی نے اس رات میں عبادت کا اہتمام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

☆رمضان کی بہار

رمضان کی بہاریں اُن لوگوں کے لئے ہوتی ہیں جو خالق کی طرف سے لگائی جانے والی پکار کو سُنتے ہیں کہ اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب رک جا!

پکارنے والے سے مراد یہ نہیں کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر یہ صدا لگاتا ہے، بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کی پابندی کرنے والوں کو رمضان کی آمد ہی سے اس بات کی اطلاع مل جاتی ہے کہ نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے کا زمانہ آگیا ہے۔ جس وقت اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ رمضان کا چاند دیکھ لیا گیا ہے تو یہ اعلان اپنے اندر اس بات کو متضمن رکھتا ہے کہ اے بھلائی کے طالب، آگے بڑھ، یہ وقت ہے بھلائیاں لوٹ لے جانے کا۔ وہ زمانہ شروع ہو گیا ہے جس میں تو بھلائیوں سے اپنی جھولی بھر سکتا ہے۔۔۔ اور اے برائی کے طالب! رک جا، یہ وقت ہے تیرے رک جانے کا، کیونکہ وہ زمانہ شروع ہو گیا ہے جس میں تیری ایک معمولی سی برائی بہت بڑی برائی قرار پائے گی اور اس کے برعکس تیری ایک معمولی سی بھلائی بھی بے انتہا نشو و نما پائے گی، (یعنی ایک نیکی کا بدلہ کئی گنا بڑھا کر عطا کیا جائے گا) اس لئے اب ہم سب کو برائیوں سے رُک ہی جانا چاہیے!

☆جہنم کی آگ سے چھٹکارا

اس زمانے میں اپنے نیک اعمال کی بدولت جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ہر انسان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنا شمار ان بندوں میں کرانے کا سامان کہاں تک کر رہا ہے۔

☆رمضان مبارک میں بھلائیوں سے محرومی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ(رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ تمہارے اوپر آیا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے، جو اس سے محروم رہ گیا وہ تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم وہی رہتا ہے جو ہے ہی بے نصیب۔

اس مقام پر یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ لیلۃ القدر کے متعلق یہ وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ وہ کون سی رات ہے۔ نبی ﷺ نے جو کچھ بتایا ہے وہ بس یہ ہے کہ وہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے۔ یعنی وہ رات اکیسویں ہو سکتی ہے بائیسویں نہیں، تئیسویں ہو سکتی ہے چوبیس نہیں، وعلی لہذا القیاس وہ آخری عشرہ کی طاق رات ہے۔ یہ فرمانے کے بعد اس بات کو بغیر تعین کے چھوڑ دیا گیا کہ وہ کون سی رات ہے۔ عام طور پر لوگ ستائیسویں رمضان کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ لیلۃ القدر ہے لیکن یہ بات قطعیت کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی کہ رمضان کی ستائیسویں شب ہی لیلۃ القدر ہے۔ البتہ جو بات تعین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے وہ فقط یہ ہے کہ وہ آخری عشرے کی کوئی طاق رات ہے۔

☆رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا مہینہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: " يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ

يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ " قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُعْطِي اللهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ. (رواہ البیہقی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو، تمہارے اُوپر ایک بڑا بزرگ مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس کی ایک رات (ایسی ہے کہ) ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس کے) روزے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں کے قیام کو تطوع (یعنی نفل) قرار دیا ہے۔ جس شخص نے اس مہینے میں کوئی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دوسرے دنوں میں کوئی فرض ادا کیا (یعنی اسے ایسا اجر ملے گا جیسا کہ دوسرے دنوں میں فرض ادا کرنے پر ملتا ہے) اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا تو وہ ایسا ہے جیسے دوسرے دنوں میں اس نے ستر فرض ادا کیے۔۔۔ اور رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے، اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اگر کوئی شخص اس میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کی گردن کو دوزخ کی سزا سے بچانے کا ذریعہ ہے اور اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا اس روزہ دار کے لیے روزہ رکھنے کا ہے، بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو۔۔۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق میسر نہیں ہے کہ کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ اَجر اس شخص کو بھی دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ کی لسی سے روزہ کھلوا دے یا ایک کھجور کھلا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے۔۔۔ اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ (اس حوض سے پانی پی کر) پھر اسے پیاس محسوس نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔۔۔ اور یہ وہ مہینہ ہے کہ

جس کے آغاز میں رحمت ہے، وسط میں مغفرت ہے اور آخر میں دوزخ سے رہائی ہے ۔۔۔اور جس نے رمضان کے زمانے میں اپنے غلام سے ہلکی خدمت لی اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔(بیہقی)

رمضان المبارک کے مہینہ کو جاننا، پہچاننا، اور اس کے احکامات کو بجالانا بے حد ضروری ہے ہو سکتا ہے کہ شاید یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچنے اور زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین